ہفتہ 11 ستمبر 2021ء | 03 صفر 1443 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:216

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ وَاِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ﴿۵۹﴾

(النسآء: 59)

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

عہدیداروں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت کا کوئی عہدہ بھی کسی قسم کی بڑائی پیدا کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ عاجزی میں بڑھانے کے لئے ہے۔ اس لئے ہر فیصلہ اور ہر کام اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور انتہائی عاجزی سے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب اختیار اور حاکموں کو جو تنبیہ فرمائی ہے اگر ہر عہدیدار اسے سامنے رکھے تو یقیناً اپنے کام کے معیار اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں کئی گنا اضافہ ہوسکتا ہے۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاحکام باب من استرعی رعیۃ فلم ینصح حدیث 7151)

یہ دیکھیں کتنا سخت انذار ہے اور انسان کو ہلا دینے والا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اور آخرت پر یقین ہو تو ہر عہدیدار اپنا ہر کام انتہائی خوف کی حالت میں کرے۔

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔

(سنن الترمذی ابواب الاحکام باب ما جاء فی الامام العادل حدیث 1329)

پس اپنی ذمہ داریوں کو انتہائی باریکی سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی انصاف کے تقاضے بھی پورے ہوسکتے ہیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو حاجتمندوں، ناداروں، غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات کے لئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الاحکام باب ما جاء فی امام الرعیۃ حدیث 1332)

پس امیر سے لے کر ایک چھوٹے سے حلقے کے عہدیدار تک ہر ایک عہدیدار کا کام ہے کہ نظام جماعت جو بقیہ صفحہ 6 پر

اس شمارہ میں

- پیکرِ تاباں و رخشاں ہیں وہ مثلِ آفتاب (منظوم)
- سچّی تہذیب وہ ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی
- مختلف ممالک کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات
- پاک استعدادوں کا ظہور و بروز

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مجلس سے اٹھنے کی دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اٹھتے تو یہ دعا کرتے:

اے اللہ! ہمیں اپنے دین کے بارہ میں کسی ابتلا میں نہ ڈالنا اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم نہ بنانا اور ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح حدیث نمبر 3424)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

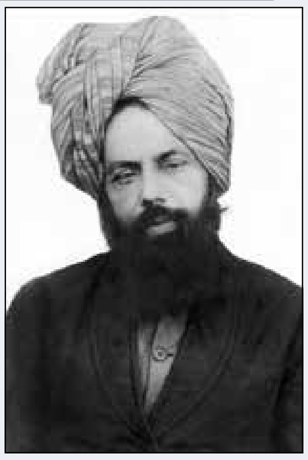

وجودِ روحانی کا پانچواں درجہ

’’پانچواں درجہ وجود روحانی کا وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں ذکر فرمایا ہے وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ... یعنی پانچویں درجہ کے مومن جو چوتھے درجہ سے بڑھ گئے ہیں وہ ہیں جو صرف اپنے نفس میں یہی کمال نہیں رکھتے جو نفس امارہ کی شہوات پر غالب آگئے ہیں اور اس کے جذبات پر اُن کو فتح عظیم حاصل ہوگئی ہے بلکہ وہ حتی الوسع خدا اور اُس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر ایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں تک طاقت ہے اُس راہ پر چلتے ہیں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 207)

’’لفظ رَاعُوۡنَ جو اس آیت میں آیا ہے جس کے معنے ہیں رعایت رکھنے والے۔ یہ لفظ عرب کے محاورہ کے موافق اُس جگہ بولا جاتا ہے جہاں کوئی شخص اپنی قوت اور طاقت کے مطابق کسی امر کی باریک راہ پر چلنا اختیار کرتا ہے اور اس امر کے تمام دقائق بجالانا چاہتا ہے اور کوئی پہلو اُس کا چھوڑنا نہیں چاہتا۔ پس اس آیت کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ وہ مومن جو وجود روحانی کے پنجم درجہ پر ہیں حتی الوسع اپنی موجودہ طاقت کے موافق تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارتے ہیں اور کوئی پہلو تقویٰ کا جو امانتوں یا عہد کے متعلق ہے، خالی چھوڑنا نہیں چاہتے۔۔۔

خلاصہ مطلب یہ کہ وہ مومن جو وجود رُوحانی میں پنجم درجہ پر ہیں وہ اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں خواہ مخلوق کے ساتھ بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں اپنی امانتوں اور عہدوں میں دُور دُور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دُوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ درپردہ اُن کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی اُن کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ ان کو حتی الوسع اپنی پابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے کمال صدق سے حتی المقدور اس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی اُن کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں اُن سب میں تابمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تنازع واقع ہو تو تقویٰ کو مدّنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرتے ہیں گو اس فیصلہ میں نقصان اٹھالیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 207تا208)

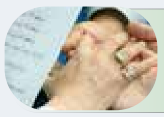

دربارِ خلافت

بیعت کی پانچویں شرط

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر پانچویں شرط یہ ہے ’’یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کے تعلق میں)۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 اشتہار ’’تکمیل تبلیغ‘‘، اشتہار نمبر 51)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’یعنی انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لے لیتے ہیں‘‘۔ (یعنی اپنی جان بیچ کر اللہ تعالیٰ کی رضا خریدتے ہیں، اپنی جان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے)۔ ’’یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے۔ خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے‘‘ (اس آیت کو بیان نہیں کیا گیا لیکن بہر حال آپ آیت کی تشریح کر رہے ہیں) ’’کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے اور اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھتا ہے جو طاعت خالق اور خدمت خلق کے لئے بنائی گئی ہے‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 385)

پھر خدا کا پیار حاصل کرنے کے لئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خدا کی مرضی خرید لیتا ہے۔ وہی لوگ ہیں جو خدا کی رحمتِ خاص کے مورد ہیں۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 421)

پھر خدا تعالیٰ سے وفاداری کے تعلق میں فرماتے ہیں کہ: ’’ہر مومن کا یہی حال ہوتا ہے کہ اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اُس کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اُس کا ولی بنتا ہے۔ لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بیشک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں۔ ...... لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلی کرتا ہے۔ اور خدا کے لیے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس کو بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔ اس لیے مَیں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو۔ اگر دل پاک نہیں ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا‘‘ (یعنی بیعت کے لئے ہاتھ آگے بڑھانا کیا فائدہ دے گا) ’’مگر جو سچا اقرار کرتا ہے اس کے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 65۔ ایڈیشن 1988ء)

(خطبہ جمعہ 23 / مارچ 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

پیکرِ تاباں و رخشاں ہیں وہ مثلِ آفتاب

نذرانۂ عقیدت

بخدمت سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نوٹ: یہ نظم 2 ستمبر 2021ء کے شمارے میں شائع ہوئی تھی لیکن غلطی سے مصرعے آگے پیچھے ہو گئے تھے۔ تصحیح کے بعد یہ نظم دوبارہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

وہ سراسر خندگی اور لطف سے معمور ہیں
ہم ہوئے مسرور اُن سے خود بھی جو مسرور ہیں

نغمۂ دل ساز اُن کا دل زدوں نے جب سنا
پاگئے تسکینِ خاطر، اب نہ وہ رنجور ہیں

اُس طبیبِ روح و جاں کا نسخۂ معجز نما
کر گیا ہر غم غلط اور درد سب کافور ہیں

اک شجر کے سائے میں دو پل بتانے آئے جو
عمر بھر بیٹھے رہے پھر، دھوپ سے وہ دور ہیں

چشمِ ساقی کر گئی سیراب اُن کو دفعۃً
بن پیے دو گھونٹ بھی وہ بے خود و مخمور ہیں

بھا سکی کچھ بھی نہ پھر رعنائیٔ ماہِ تمام
جب تجلّی اُن کی دیکھی جو سراپا نور ہیں

پیکرِ تاباں و رخشاں ہیں وہ مثلِ آفتاب
کر رہے نابود سب ظلمات اور دیجور ہیں

بوئے عنبر مشکِ آہو یا شمیمِ گلستاں
اُس معطر ذات میں سب نکہتیں مذکور ہیں

اتّباعِ امرِ جاناں حاصلِ مقصودِ جاں
رائگاں اِس کے سوا سب حکم اور دستور ہیں

’’ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف‘‘
رفعتیں سب اُن کی عالی ذات میں مستور ہیں

اُس حسینِ مصر کے تم نے تو بس قصے سنے
ہم جمالِ رشکِ یوسف سے ہوئے مسحور ہیں

اک زماں سے ہجر میں محمودؔ اُن کے ہے فگار
دل کے سب زخمِ کُہن اب ہو رہے ناسور ہیں

م م محمودؔ

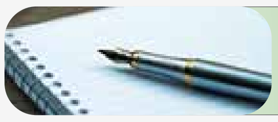

اداریہ

سچی تہذیب وہ ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی

خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دنیا میں سچی تہذیب اور رُوحانیت پھیلے

(مسیح موعودؑ)

آج کے جدید دور میں ترقی یافتہ قوموں، معاشروں حتیٰ کہ بعض خاندانوں میں بھی مہذب ہونے کا فخریہ انداز میں ذکر ہوتا رہتا ہے۔ دیگر معاشروں اور خاندانوں کو غیر مہذب ہونے کے طعنے عام ملتے ہیں۔ آج کی دنیا میں ایسی قوموں کے لئے Third world countries کے الفاظ بولے جاتے ہیں جن کو نچلے درجہ کا سمجھا اور تحقیر کے انداز میں دیکھا، جانا، پچھانا جاتا اور ان سے بُرا سلوک کیا جاتا ہے۔بعض قومیں اپنے آپ کو سُپر (super) اقوام کے طور پر پیش کرتی ہیں۔ اور تہذیب یافتہ تصور کرتی ہیں۔ ہم بھی باتوں اور انجانے میں گفتگو کے دوران فقروں میں یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ’’آج کی مہذب دنیا میں‘‘

جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف الفاظ میں فرمایا کہ ’’سچی تہذیب وہ ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی‘‘۔یعنی اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والا اصل میں مہذب کہلانے کے قابل ہے اور جب سے دنیا بنی ہے۔ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جن کی قوتِ قدسیہ سے تربیت پانے والے صحابہؓ ہی سب سے بڑے تہذیب یافتہ کہلائے جا سکتے ہیں۔ ہمارے آقا ﷺ نے جن کو جہالت کی اتھاہ گہرائیوں سے اٹھا کے باخدا اور پھر خدا نما وجود بنا دیا۔ انہوں نے قرآنی تعلیم اور اس کے احکام و نصائح کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور تمام بدیوں، برائیوں کو خیر باد کہہ کر اللہ کے متوالے اور حضرت محمدؐ کے جیالے بن گئے۔حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ صحابہؓ کو آنحضورؐ کے جسم کے اعضاء قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے ان صحابہؓ کے اس کردار کو اپنے ایک عربی قصیدہ میں بیان فرمایا ہے۔جس میں سے تین اشعار مع ترجمہ پیش ہیں۔

قَامُوْا بِاَقْدَامِ الرَّسُوْلِ بِغَزْوِھِمْ
کَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوْفِ فِی الْمَیْدَانِ

وہ رسولؐ کی پیش قدمی پر اپنی جنگ میں ایک عاشق شیدا کی طرح میدان میں ڈٹ گئے۔

فَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِھِمْ فِیْ حُبِّھِمْ
تَحْتَ السُّیُوْفِ اُرِیْقَ کَالْقُرْبَانِ

سوان جواں مردوں کا خون اپنی محبت میں ثابت قدمی کی وجہ سے تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہایا گیا۔

جَآءُوْکَ مَنْھُوْبِیْنَ کَالْعُرْیَانِ
فَسَتَرْتَھُمْ بِمَلَاحِفِ الْاِیْمَانِ

وہ تیرے پاس لُٹے پُٹے برہنہ شخص کی مانند آئے تو تُو نے انہیں ایمان کی چادریں اوڑھا دیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مغربی دنیا نے جو مہذب ہونے کی دعویدار ہے، رفاہ عامہ کے لئے قوانین اور قواعد وضوابط بنا کے پھر ان پر سختی سے عمل کرنے کے نتیجہ میں جو مضبوط نظام بنایا ہے، اسے دیکھ کر ایسے لگتا ہے جیسے انہوں نے اسلامی و قرآنی تعلیمات کو اپنا لیا ہے۔

لیکن ان کے کلچر میں عریانی و بے حیائی کے ذریعہ پردہ کے اسلامی حکم کی دھجیاں بکھیرنے اور دیگر خرابیوں کی بناء پر انہیں مہذب دنیا نہیں کہا جا سکتا۔مہذب دنیا وہی کہلائے گی جس پر صاف ستھری و پاکیزہ شریعتِ اسلام و قرآن کو ماننے اور عمل کرنے کی چھاپ لگی ہو گی اور آج کی دنیا میں جماعت احمدیہ ہی وہ واحد اسلام کی علمبردار جماعت ہے جو اسلامی احکام پر عمل کر رہی ہے اور ستاروں کی مانند صحابہؓ رسول ﷺ کی تقلید میں مہذب قوم تیار کر رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سرینام کے جلسہ سالانہ 1985ء میں بھجوائے گئے پیغام میں تحریر فرمایا کہ ’’صحابہؓ کے نمونہ پر چلنے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جائے‘‘

(الفضل آن لائن، تاریخ جلسہ ہائے سالانہ نمبر 4 اگست 2021ء صفحہ 37)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محفل میں 10 اگست 1905ء کو ذکر آیا کہ ایک انگریزی اخبار میں مضمون نکلا ہے کہ اسلام ہند میں نہیں پھیلا کیونکہ ہندو خود مہذب تھے اور کسی مہذب قوم میں اسلام پھیل نہیں سکتا۔

اس پر حضورؑ نے فرمایا:

’’یہ جھوٹ ہے ہندوستان میں سوائے چند ایک قوموں کے جو باہر سے آئی ہیں (قریش، مغل، پٹھان) باقی سب ہند کے باشندے ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا مثلاً شیخ، خواجگان، زمینداروں کی سب اقوام وغیرہ، یہ سب پہلے ہندو تھے۔

فرمایا، عیسائیوں کا عجیب طریقہ ہے، اگر کثرت دکھائی جاوے تو کہتے ہیں جبراً مسلمان ہوئے اور اگر کثرت نہ دکھائی جاوے تو کہتے ہیں اسلام کا کچھ اثر نہ ہوا۔

فرمایا:

تہذیب بھی ان کا اپنا بنایا ہوا ایک لفظ ہے جس کے معنے ان کی اصطلاح میں سوائے اس کے نہیں کہ انسان خدا تعالےٰ کی مقرر کردہ رسموں کو توہین سے دیکھے اور دُنیا پرستی اور دہریہ پن کی طرف جُھک جائے۔ سچی تہذیب وہ ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی۔ جس کے ذریعہ سے رُوحانی زندگی حاصل ہوتی ہے اور انسان اور حیوان میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ اور جس کے ذریعے سے سچّے اور جھوٹے مذہب میں ایک امتیاز پیدا ہوتا ہے اور انسان کو سفلی زندگی سے دل سرد ہو کر عالم جاودانی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک تہذیب اس کا نام ہے کہ انسان دُنیا کا کیڑا بن جاوے۔ خدا تعالیٰ کو بُھول جاوے اور ظاہری اسباب کی پرستش میں لگ جائے۔ مگر خُدا تعالیٰ کے نزدیک تہذیب یہ ہے کہ خُدا تعالیٰ پر پُورا بھروسہ ہو جائے اور اس کی عظمت اور ہیبت دل میں بیٹھ جائے اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے۔

یورپ میں جب عیسائیت پھیلی تھی تو اس وقت یورپ کس قدر تاریکی اور سخت بُت پرستی میں مبتلا تھا۔ پھر ان وحشی قوموں پر عیسائیت کا کیا اثر ہوا۔صرف یہ کہ ایک بُت پرستی کی جگہ دوسری بُت پرستی قائم ہوگئی۔‘‘

(ملفوظات جلد 7، صفحہ 427 تا 428)

پھر فرمایا:

’’آسمانی تہذیب تو اور ہے جس میں ایمان، تقویٰ، دیانت، صلاحیت اور نیک کرداری شامل ہے۔ مگر اُن کے نزدیک دنیا کے جوڑ توڑ، ہر قسم کے مکروفریب کا نام تہذیب ہے۔ یہ تہذیب اُن کے ہی نصیب رہے ہم اس کو لینا نہیں چاہتے چند بے ہودہ رسوم و عادات کا نام جو اخلاق سے گری ہوئی ہیں تہذیب نام رکھتے ہیں اور خدائی رُسوم و آداب کی توہین اور استخفاف کرتے ہیں حالانکہ ان رسوم و عادات کے نتائج اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں جن سے سوسائٹی میں امن، اخلاق اور نیک اعمالی پیدا ہوتی ہے۔ اپنی رُسوم و عادات کو جن کے نتائج بد ہیں، پسندیدہ سمجھتے ہیں۔‘‘

(الحکم جلد 9 نمبر 29 صفحہ 3 مؤرخہ 17 اگست 1905ء)

مکرمی مفتی محمد صادق صاحبؓ نے حضور علیہ السلام سے بیان کیا کہ مسٹر بیک نے ایک مرتبہ علیگڑھ کالج کے طلباء کے سامنے تہذیب پر لیکچر دیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر تم راستہ میں چلو تو لیڈی تمہارے دائیں طرف ہو اور اگر کوئی تار وغیرہ آجاوے تو اس کو پاؤں سے دبا کر لیڈی کو آرام سے گزرنے دو۔ کھانا کھاؤ تو اپنی بیوی کے ساتھ نہیں بلکہ تمہاری بیوی کسی اور کے ساتھ کھائے اور تم کسی غیر کی بیوی سے۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا:

یہ تہذیب ان کو ہی مبارک ہو۔ قرآن شریف نے ہی سچی تہذیب دنیا کو سکھائی ہے یہ تہذیب وہ ہے جس سے انسانیت آتی ہے اور انسان اور حیوان کے درمیان مابہ الامتیاز حاصل ہوتا ہے اور پھر سچے اور جھوٹے مذاہب کے درمیان مابہ الامتیاز عطا ہوتا ہے۔ اگر یہ تہذیب کسی کو نہیں ملی تو اسے تہذیب سے کوئی حصہ ہی نہیں ملا، یہ دنیا کے کیڑے ہیں۔ اباحت سے ملی ہوئی باتوں کا نام تہذیب قرار دیتے ہیں۔

خداتعالیٰ نے جس تہذیب کے پھیلنے کا ارادہ فرمایا ہے اسے اب کوئی روک نہیں سکتا۔ جیسے جب کوئی بڑا بھاری سیلاب آتا ہے تو اس کے آگے کوئی بند نہیں لگا سکتا۔ اسی طرح پر اللہ تعالےٰ کا ارادہ اس سیلاب سے بھی بڑھ کر زبردست ہے۔ کون ہے جو اُس کے آگے بند لگائے۔ خداتعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دنیا میں سچی تہذیب اور رُوحانیت پھیلے اور یہ اس کے بالمقابل عیسائیت کے گندے خیالات پھیلانا چاہتے ہیں۔ اب خداتعالےٰ سے اُن کی لڑائی ہے۔معلوم ہو جائے گا کہ اس کا انجام کیا ہے۔ خداتعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ وہی خدا ہے جس نے زمین وآسمان بنایا ہے۔ وہ چاہے تو نئے سرے سے اس زمین وآسمان کو بنا سکتا ہے۔ اب اسی کا کام ہے کہ وہ دنیا پر اثر ڈال دے۔‘‘

(الحکم جلد 9 نمبر 29 صفحہ 3 مؤرخہ 17 اگست 1905ء)

(ابوسعید)

سید عمار احمد

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ
بابت ممالک وشہور

قسط 1

(ادارتی نوٹ) الفضل آن لائن دنیا بھر کے مختلف ممالک اور شہروں کے بارے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کو یکجائی شکل میں بالاقساط اشاعت کی سعادت حاصل کرنے جارہاہے۔اس کو مکرم سید عمار احمد تیار کر رہے ہیں۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا۔

اس سے قبل مکرم انیس ندیم صاحب کے تیار کردہ جاپان اور کوریا کے بارے ارشادات کی اشاعت ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ مبارک کرے۔ آمین

ارشادات برائے یورپ و امریکہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہم جو بار بار اشتہار دیتے ہیں اور لوگوں کو تجربہ کے لئے بلاتے ہیں۔ بعض لوگ ہم کو دوکان دار کہتے ہیں۔کوئی کچھ بولتا ہے کوئی کچھ۔غرض ان بھانت بھانت کی بولیوں کو سن کر جو ہر ملک میں جو اس دنیا پر آباد ہے یورپ، امریکہ وغیرہ میں اشتہار دیتے ہیں اس کی غرض کیا ہے۔

ہماری غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں تا کہ لوگوں کو اس خدا کی طرف رہنمائی کریں جسے ہم نے خود دیکھا ہے۔سنی سنائی بات اور قصہ کے رنگ میں ہم خدا کو دکھانا نہیں چاہتے بلکہ ہم اپنی ذات اور اپنے وجود کو پیش کر کے دنیا کو خدا تعالیٰ کا وجود منوانا چاہتے ہیں۔ یہ ایک سیدھی بات ہے۔خدا تعالیٰ کی طرف جس قدر کوئی قدم اٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اس سے زیادہ سرعت اور تیزی کے ساتھ اس کی طرف آتا ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک معزز آدمی کا منظور نظر عزیز اور واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے والا اپنے اندر ان نشانات میں سے کچھ بھی حصہ نہ لے گا جو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور بے انتہا طاقتوں کا نمونہ ہوں۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 291-292)

پھر فرماتے ہیں:

یہ ایک معجزہ ہے اور بڑی خوبی کا معجزہ ہے بشرطیکہ انصاف سے اس پر نظر کی جاوے کہ آج سے 23 یا 24 برس پیشتر کی کتاب براہین احمدیہ تصنیف شدہ ہے اور اس کی جلدیں اسی وقت کی ہر ایک مذہب اور ملّت کے پاس موجود ہیں یورپ بھی بھیجی گئی، امریکہ میں بھی بھیجی گئی لنڈن میں اس کی کاپی موجود ہے اس میں بڑی وضاحت سے یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ فوج درفوج تمہارے ساتھ ہوں گے حالانکہ جب یہ کلمات لکھے اور شائع کئے گئے تھے اس وقت فرد واحد بھی میرے ساتھ نہ تھا۔

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ 352)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:

اصل میں مخالف کی بات کا امتحان مخالف سے پوچھ کر ہوتا ہے۔ میں نے تو اپنا مسلک بیان کر دیا ہے۔ میرے پاس بہت عیسائی آیا کرتے تھے، اب نہیں آتے۔ میں تو ہمیشہ ان کو یہی کہتا ہوں کہ زندہ مذہب ثابت کرو۔ مردہ تو ہمیں اٹھانا پڑے گا اور زندہ ہم کو اٹھاوے گا، کچھ جواب نہیں دے سکتے۔ یورپ امریکہ میں 16 ہزار اشتہار رجسٹری کرا کر بھیجا کوئی جواب نہیں آیا۔

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ 223)

پھر فرماتے ہیں:

اگر اہل امریکہ و یورپ ہمارے سلسلہ کی طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ معذور ہیں اور جب تک ہماری طرف سے ان کے آگے اپنی صداقت کے دلائل نہ پیش کئے جاویں وہ انکار کا حق رکھتے ہیں۔ ہماری صداقت کے دلائل وحقیقت اسلام پر ایک مستقل کتاب انگریزی میں چھاپ کر ان کو پیش کی جاوے۔ جن باتوں کو ہمارے مخالف مسلمان ان کے آگے پیش کرتے ہیں ان میں بہت غلطیاں ہیں۔ مثلاً حیات مسیح، مسئلہ ختم نبوت، مکالماتِ الٰہی کے متعلق اس زمانہ کے مسلمانوں نے سخت غلطی کھائی ہے۔ اس کتاب میں ان مسائل کی تنقیح اور ہمارے سلسلہ کے دلائل صداقت لکھے جاویں۔

(ملفوظات جلد نہم پرانا ایڈیشن صفحہ 191)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:

یورپ اور دوسرے ملکوں میں ہم ایک اشتہار شائع کرنا چاہتے ہیں جو بہت ہی مختصر ایک چھوٹے سے صفحے کا ہو تا کہ سب اسے پڑھ لیں۔ اس کا مضمون اتنا ہی ہو کہ مسیح کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے جو واقعات صحیحہ کی بنا پر ثابت ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق مزید حالات اور واقفیت اگر کوئی معلوم کرنا چاہے تو ہم سے کرلے۔ اس قسم کا اشتہار ہو جو بہت کثرت سے چھپوا کر شائع کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ 90)

پھر فرماتے ہیں:

یہ اعتراض ناجائز ہے کہ امریکہ میں آپ کی تبلیغ نہیں پہنچی پھر وہاں عذاب کیوں آیا۔ ہماری تبلیغ بہت ہو چکی ہے۔ ابتداء میں مَیں نے ایک اشتہار سولہ ہزار چھپوا کر یورپ امریکہ میں روانہ کیا تھا اور اسی اشتہار کو پڑھ کر امریکہ سے محمد ویب نے خط وکتابت شروع کی تھی جبکہ وہ مسلمان بھی نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد ڈوئی کے پیشگوئی کے متعلق کے اشتہارات امریکہ میں کثرت سے تقسیم ہوئے اور امریکہ کی بہت سی اخباروں میں ہماری تصویر اور ہمارے حالات چھپے جس کو لاکھوں آدمیوں نے پڑھا اور ان کے درمیان اس سلسلہ کی تبلیغ ہو چکی ہے۔

(ملفوظات نہم پرانا ایڈیشن صفحہ 226)

حضورؑفرماتے ہیں:

25 سال سے زیادہ عرصہ سے ہم اس اشاعت کے کام میں لگے ہوئے ہیں اور پوری آزادی اور امن سے اُسے کر رہے ہیں۔ خود گورنمنٹ کے ملکوں (بلادِ یورپ) میں 16 ہزار اشتہار دعوتِ اسلام کا میں نے جاری کیا۔ اور وہ اشتہارات معمولی آدمیوں میں تقسیم نہیں کئے گئے بلکہ معززین کو بھیجے گئے (جن میں شاہی خاندان کے ممبر اور گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدے دار اور اراکین شامل تھے یہانتک کہ ملکہ معظمہ کو بھی ایک کتاب دعوتِ اسلام کی بھیجی گئی اور انھوں نے ایسی محبت اور قدر سے اُسے دیکھا کہ بذریعہ تار ایک اور نسخہ اس کا منگوایا۔

(ملفوظات جلد نہم پرانا ایڈیشن صفحہ 132)

ارشادات برائے مصر

ایک احمدی ممبر صاحب حج کرنے کے واسطے جاتے ہوئے کچھ عرصہ مصر میں مقیم رہے اور ابھی تک وہیں ہیں اور حضرت اقدس کی کتب کی اشاعت کر رہے ہیں انہوں نے لکھا تھا کہ اگر حکم ہو تو میں اس سال حج ملتوی رکھوں اور مجھے اور کتب ارسال ہوں تو ان کی اشاعت کروں۔ حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ:۔

ان کو لکھ دیا جاوے کہ کتابیں روانہ ہوں گی ان کی اشاعت کے لئے مصر میں قیام کریں اور حج انشاء اللہ تعالیٰ پھر آئندہ سال کریں۔

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ 483)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:

مصر کے اَللِّوَا کے اعتراض پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عربی میں جو رسالہ تحریر فرمایا ہے اس کی فصاحت پر مولوی عبدالکریم اور مولوی نورالدین صاحبان کلام کرتے رہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بہت ہی سعید روحیں عرب میں ہوں گی جو اسے دیکھ کر عاشق زار ہو جاویں گی۔ حکیم صاحب بیان کرتے تھے کہ میں حیران ہو ہو جاتا تھا اور جی چاہتا کہ سجدہ کروں پھر حیران ہوتا کہ کون سے لفظ پر سجدہ کروں۔

حضرت اقدس نے فرمایا:

ہمارا مطلب یہی ہے کہ چونکہ ہر وقت موقعہ نہیں ہوتا اکثر کام اردو زبان میں ہوتا ہے اس لئے دو ہزار چھپوالیا جاوے جہاں کہیں عرب میں بھیجنے کی ضرورت ہوئی بھیج دیا۔ مخالف میں بھی ہمارے لئے برکت ہوتی ہے اور جو لکھتا ہے ہماری خیر کے لئے لکھتا ہے ورنہ پھر تحریک کیسے ہو۔

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ 466)

حضورؑفرماتے ہیں:

سردست بیس جلد مواہب الرحمٰن کی مجلد کرا کر مصر کے اخبار نویسوں کو بھیجی جاویں اور اگر میری مقدرت میں ہوتا تو میں کئی ہزار مجلد کرا کر بھیجتا۔

فرمایا:

یہاں کے لوگوں کا تو یہ حال ہے۔ شاید مصر کے لوگ ہی فائدہ اُٹھالیں۔ جس قدر سعید روحیں خدا کے علم میں ہیں وہ ان کو کھینچ رہا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن صفحہ 179)

پھر فرماتے ہیں:

سلسلہ کے ساتھ مصری لوگوں کی دلچسپی و توجہ کا ذکر ہوا کہ وہ لوگ حضور کی تصانیف چاہتے ہیں۔حضرت نے فرمایا کہ عربی کتابوں کی کثیر تعداد ان کو ارسال کی جاوے۔

(ملفوظات جلد نہم پرانا ایڈیشن صفحہ 176)

ارشادات برائے بخارا، سمرقند و مکہ معظّمہ

حضورؑ فرماتے ہیں:

اَلْہُدٰی کے متعلق مضمون لکھ رہا ہوں نیچے فارسی ترجمہ بھی کر دیا ہے تا کہ اس کی اشاعت اِتْمَاماً لِّلْحُجَّۃِ بخارا، سمرقند وغیرہ ممالک میں بھی ہو جاوے۔ (ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ 435)

پھر فرماتے ہیں:

ایک وقت تھا کہ ان راہوں میں میں اکیلا پھرا کرتا تھا۔ اس وقت خدانے مجھے بشارت دی کہ تو اکیلا نہ رہے گا بلکہ تیرے ساتھ فوج در فوج لوگ ہوں گے۔ اور یہ بھی کہا کہ تو ان باتوں کو لکھ لے اور شائع کر دے کہ آج تیری یہ حالت ہے پھر نہ رہے گی۔ میں سب مقابلہ کرنے والوں کو پست کر کے ایک جماعت کو تیرے ساتھ کر دوں گا۔ وہ کتاب موجود ہے مکّہ معظّمہ میں بھی اس کا ایک نسخہ بھیجا گیا تھا۔ بخارا میں بھی اور گورنمنٹ میں بھی۔ اس میں جو پیشگوئیاں 22 سال پیشتر چھپ کر شائع ہوئی ہیں وہ آج پوری ہو رہی ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن صفحہ 207)

ارشادات برائے آسٹریلیا و افریقہ

تیسری شرط انسان کے لئے طاقت مالی ہے۔ مساجد کی تعمیر اور امور متعلقہ اسلام کی بجا آوری مالی طاقت پر منحصر ہے۔ اس کے سوا تمدنی زندگی اور تمام امور کا اور خصوصاً مساجد کا انتظام بہت مشکل سے ہوتا ہے۔ اب اس پہلو کے لحاظ سے گورنمنٹ انگلشیہ کو دیکھو۔ گورنمنٹ نے ہر قسم کی تجارت کو ترقی دی۔ تعلیم پھیلا کر ملک کے باشندوں کو نوکریاں دیں اور بڑے بڑے عہدے دیئے۔سفر کے وسائل بہم پہنچا کر دوسرے ملکوں میں جا کر روپیہ کمالانے میں مدد دی۔ چنانچہ ڈاکٹر، پلیڈر، عدالتوں کے عہدہ دار۔سر رشتہ تعلیم وغیرہ بہت سے ذریعوں سے لوگ معقول روپیہ کماتے ہیں اور تجارت کرنے والے سوداگر قسم قسم کے تجارتی مال ولایت اور دور دراز ملکوں افریقہ اور آسٹریلیا وغیرہ میں جا کر مالا مال ہو کر آتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 436)

حضورؑ فرماتے ہیں:

بابو محمد افضل صاحب نے ہندوستان سے مشرقی افریقہ کی طرف روانگی کے موقع پر حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کی کہ جس مقام سے میں صدہا قسم شکوک شبہات اور نفسانی ظلمتوں کا ایک امنڈا ہوا دریا ہمراہ لایا تھا اب چونکہ پھر میں نے وہیں روانہ ہونا ہے، اس لئے میرے لئے دعا کی جائے۔حضرت اقدس نے ایسی مشکلات سے نکلنے کے لئے مندرجہ ذیل چار امر بطور علاج بتائے:

(1) قرآن کی تلاوت کرتے رہنا (2) موت کو یاد رکھنا (3) سفر کے حالات قلمبند کرتے رہنا (4) اگر ممکن ہو تو ہر روز ایک کارڈ لکھتے رہنا۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 216-217)

ارشاد برائے ملتان، پاک پٹن و اجمیر

اب ساری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ مردوں سے مدد مانگنے کا خدا نے کہیں ذکر نہیں کیا، بلکہ زندوں ہی کا ذکر فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا جو اسلام کو زندوں کے سپرد کیا۔ اگر اسلام کو مردوں پر ڈالتا تو نہیں معلوم کیا آفت آتی۔مردوں کی قبریں کہاں کم ہیں۔کیا ملتان میں تھوڑی قبریں ہیں۔ ’’گرد وگرما گدا و گورستان‘‘ اس کی نسبت مشہور ہے۔ میں بھی ایک بار ملتان گیا۔ جہاں کسی کی قبر پر جاؤ مجاور کپڑے اتارنے کو گرد ہو جاتے ہیں۔ پاک پٹن میں مردوں کے فیضان سے دیکھ لو کیا ہو رہا ہے؟ اجمیر میں جا کر دیکھو۔ بدعات اور محدثات کا بازار کیا گرم ہے۔غرض مردوں کو دیکھو گے تو اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ ان کے مشاہدہ میں سوا بدعات اور ارتکاب مناہی کے کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے جو صراط مستقیم مقرر فرمایا ہے وہ زندوں کی راہ ہے، مردوں کی راہ نہیں۔ پس جو چاہتا ہے کہ خدا کو پائے اور حیّ و قیوم خدا کو پائے تو وہ زندوں کو تلاش کرے، کیونکہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے نہ مردہ، جن کا خدا مردہ ہے، جن کی کتاب مردہ، وہ مردوں سے برکت چاہیں تو کیا تعجب ہے۔لیکن اگر سچا مسلمان جس کا خدا زندہ خدا، جس کا نبی زندہ نبی، جس کی کتاب زندہ کتاب ہے اور جس دین میں ہمیشہ زندوں کا سلسلہ جاری ہو اور ہر زمانہ میں ایک زندہ انسان خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا کرنے والا آتا ہو۔ وہ اگر اس زندہ کو چھوڑ کر بوسیدہ ہڈیوں اور قبروں کی تلاش میں سرگرداں ہو تو البتہ تعجب اور حیرت کی بات ہے!!!

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 476)

ارشادات برائے امرتسر،لاہور، کلکتہ و بمبئی

اس کے علاوہ بڑی جہالت پھیلی ہوئی تھی۔ ایک بڈھے کے شاہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے استاد کو دیکھا ہے کہ وہ بڑے تضرع سے دعا کرتے تھے کہ صحیح بخاری کی ایک دفعہ زیارت ہو جائے اور بعض وقت اس خیال سے کہ کہاں ممکن ہے۔ دعا کرتے کرتے ان کی ہچکیاں بندھ جاتی تھیں۔

اب وہی بخاری دو چار روپیہ میں امرتسر اور لاہور سے ملتی ہے۔ ایک مولوی شیر محمد صاحب تھے۔ کہیں دو چار ورق احیاء العلوم کے ان کو مل گئے کتنی مدت تک ہر نماز کے بعد نمازیوں کو بڑی خوشی اور فخر سے دکھایا کرتے تھے کہ یہ احیاء العلوم ہے۔ اور تڑپتے تھے کہ پوری کتاب کہیں سے مل جائے۔ اب جا بجا احیاء العلوم مطبوعہ موجود ہے۔غرض انگریزی قدم کی برکت سے لوگوں کی دینی آنکھ بھی کھل گئی ہے اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس سلطنت کے ذریعہ دین کی کس قدر اعانت ہوئی ہے کہ کسی سلطنت میں ممکن ہی نہیں۔ پریس کی برکت اور قسم قسم کے کاغذ کی ایجاد سے ہر قسم کی کتابیں تھوڑی تھوڑی قیمت پر میسر آ سکتی ہیں اور پھر ڈاک خانہ کے طفیل سے کہیں سے کہیں گھر بیٹھے بٹھائے پہنچ جاتی ہیں اور یوں دین کی صداقتوں کی تبلیغ کی راہ کس قدر سہل اور صاف ہوگئی ہے۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 433)

پھر فرماتے ہیں:

اب خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ معمولی اموات بھی اثر انداز نہیں ہوتی ہیں۔ امرتسر، لاہور میں ساٹھ ستر روزانہ اموات کی تعداد ہوتی ہو گی۔ کلکتہ اور بمبئی میں اس سے زیادہ مرتے ہیں۔ گو نفس الامر میں یہ نظارہ خوفناک ہے مگر کون دیکھتا ہے۔ کوتاہ اندیش انسان کہہ اٹھتا ہے کہ یہ اموات آبادی کے لحاظ سے ہیں اور پرواہ نہیں کرتا۔ دوسروں کی موت سے خود کچھ نفع نہیں اٹھا سکتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے دوسرا نسخہ اختیار کیا ہے اور طاعون کے ذریعہ لوگوں کو متنبہ کرنا چاہا ہے لیکن میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اب جو ہونا ہے سو ہونا ہے ایسا نہ ہو کہ یہ سمجھ کر تم خدا تعالیٰ کو بھی ناراض کرو اور گورنمنٹ کو بھی خطا کار ٹھہراؤ۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 234)

ارشاد برائے کراچی

ایسا ہی میں یہ بھی بتلا چکا ہوں کہ وعید کی پیشگوئیاں توبہ اور استغفار سے ٹل سکتی ہیں۔ یہاں تک کہ دوزخ کا وعید بھی ٹل سکتا ہے۔ لوگ اس طرف رجوع کریں اور توجہ کریں تو اللہ تعالیٰ اس ملک اور خطے کو چاہے گا تو محفوظ رکھ لے گا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ مگر فرماتا ہے۔ قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ (الفرقان: 78) ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم میری بندگی نہ کرو تو پروا کیا ہے لوگ کہتے ہیں کی گلی گلی میں حکیم ہیں، ڈاکٹر موجود ہیں، شفاخانے کھلے ہیں وہ فوراً علاج کر کے اچھے ہو جائیں گے؟ مگر ان کو معلوم نہیں کہ خود بمبئی اور کراچی میں بڑے بڑے ڈاکٹر کتنے مبتلا ہو کر چل بسے ہیں؟ جو اس خدمت پر مامور ہو کر گئے تھے خود ہی شکار ہو گئے۔ یہ خدا تعالیٰ اپنے تصرفات کا مشاہدہ کراتا ہے کہ محض ڈاکٹروں یا علاج پر بھروسہ کرنا دانشمندی نہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ دوسرے عالم پر بھی ایمان پیدا ہو۔ اب لوگ زور لگا کر دکھاویں جس طرح انسان ایک بالشت بھر زمین کے لئے مرتا ہے، سازشیں کرتا اور مقدمات کی زیر باریاں اٹھاتا ہے کیا وہ خدا تعالیٰ کے کسی حکم کی تعمیل نہ کرنے پر بھی ویسا قلق اور کرب اپنے اندر پاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ نادان انسان جب شدید امراض میں مبتلا ہوتا ہے تو خدا کو پکارتا ہے لیکن یونہی آزمائشی طور پر اسے مہلت ملتی ہے تو پھر ایک ایسا اصول قائم کرتا ہے اور ایسی چال چلتا ہے کہ گویا مرنا ہی نہیں۔ معمولی امراض سے مر جانے پر بھی بہت تھوڑا اثر اب دلوں پر ہوتا ہے۔ دو تین روز تک برائے نام قائم رہتا ہے پھر وہی ہنسی مخول اور مزخرفات، قبرستان میں جاتے ہیں اور مُردے گاڑتے ہیں مگر کبھی نہیں سوچتے کہ آخر ایک دن مر کر ہم نے بھی خدا کے حضور جانا ہے۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 233)

(باقی آئندہ ان شاءاللہ)

ابن ایف آر بسل

پاک استعدادوں کا ظہور و بروز

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی پرحکمت باتیں

مامور زمانہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بیعت لینے کا حکم ہوا تو آپ نے فرمایا:

’’خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں۔‘‘

(اشتہار 4 مارچ 1889ء)

حضرت مسیح موعودؑ اور آگے آپ کے خلفاء بھی اس کام میں لگے رہے۔ اس مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اس ضمن میں بعض پر حکمت باتیں بیان کرنی مقصود ہیں:

استعدادوں کی متوازن نشوونما

’’اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کو جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادیں عطا کی ہیں عوام کی حقیقی فلاح اس امر کی متقاضی ہے کہ ان کی جملہ استعدادوں کی کامل نشو و نما کا انتظام کیا جائے ‘‘

(دوزہ مغرب 1400ھ صفحہ 358)

’’قوتوں اور استعدادوں کا ضیاع بھی نسل کشی ہے ‘‘

(انوار القرآن جلد اول صفحہ 308)

بچوں کو صحت مند بنائیں

’’ اپنے بچوں کو صحت مند بنائیں ایک یہ کہ انہیں اچھی غذا دیں دوسرے یہ کہ ورزش کے ذریعہ اس غذا کو ہضم بھی کروائیں دنیا میں ہماری جماعت سب سے زیادہ صحت مند ہونی چاہیئے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ دنیا میں سب سے زیادہ صحت مند انسان تھے‘‘

(دورہ مغرب 1400 ھ صفحہ 375)

متوازن غذا (Balanced Diet)

’’ خدا تعالیٰ کی شان ہے اس نے بے تحاشا چیزیں بنا دیں اور ہمیں کہا وَضَعَ الۡمِیۡزَانَ۔ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ (الرحمٰن :8 تا 9) کہ اس نے میزان پیدا کیا ہے اور تمہیں حکم یہ ہے کہ اس اصول میزان کو اس بیلنس (Balance) کو توڑنا نہیں۔

اب انگریزوں نے بالکل اسی لفظ کا ترجمہ استعمال کرنا شروع کر دیا چنانچہ وہ کہتے ہیں Balanced Diet یعنی متوازن غذا۔

قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے کہا تھا کہ خدا نے ہر چیز میں میزان بنایا ہے۔ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ تمہیں حکم یہ ہے کہ اس اصول کو نہ توڑنا، اس بیلنس (Balance) کو upset نہ کر دینا ورنہ تمہاری صحتیں خراب ہو جائیں گی پس ہمیں یہ تو اختیار ہے کہ ہم متوازن غذا کھائیں وزن کو برقرار رکھیں اور ہمیں ٹھیک صحت مل جائے گی یا ہم اس اصول کو توڑ دیں اور بیمار ہو جائیں۔ اِذَا مَرِضۡتُ میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان خود بیمار ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی شفاء کے لئے جھکتا ہے..‘‘

(انوار القرآن جلد دوم صفحہ 606، 607)

ذہنی استعدادوں کی نشوونما

’’ صفات الہیہ کے جلووں کو سمجھنے اور ان سے حقیقی رنگ میں استفادہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ قرآن پڑھنے کے علاوہ فزکس، کیمسٹری اور دوسرے سائنسی علوم بھی پڑھیں اس لئے میں آپ کو یہ ہدایت بھی کرتا ہوں کہ آپ اپنے ہر بچے اور بچی کو سکول ضرور بھجیں اور اسے اس کی ذہنی استعداد کے مطابق اعلی سے اعلیٰ تعلیم ضرور دلوائیں‘‘

(دورہ مغرب 1400ھ صفحہ 374)

ذہین بچوں میں غذائیت کی کمی

’’ اگر ذہین بچوں میں غذائیت کی کمی ہو تو اسے پورا کرنے کی فکر کرنی چاہیئے تا کہ ان کی استعدادوں اور صلاحیتوں کی پورے طور پر نشوونما ہو سکے ایسے بچوں کو ایسی دوائیں دینی چاہئیں جن سے غذائیت کی کمی پوری ہو سکے ان میں سے ایک سویا لیسی تھین soya lacithin بھی ہے ہر بچہ کو اس کے کیپسول 1200mg کھلانا شروع کر دیں اور دعا بھی کریں پھر دیکھیں کہ خدا تعالی ان کے ذہنوں کو کس طرح تیز کرتا ہے اور حصول علم میں ان کے لئے کتنی آسانی پیدا ہوتی ہے‘‘

(دورہ مغرب 1400ھ صفحہ 298،299)

اخلاقی استعدادوں کی نشوونما

’’ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو آپ کے اسوۂ حسنہ کو جانے بغیر، اسے سمجھے بغیر اور اس کا مطالعہ کئے بغیر اسے کیسے اپنایا جا سکتا ہے جب تک آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو جانتے نہیں، آپ کے نمونہ کو پہچانتے نہیں، آپ کی طبیعت کے رنگ کو دیکھتے نہیں اور اس پاک اور ارفع وجود صلی اللہ علیہ وسلم نے نوع انسان پر جو احسان عظیم کیا اور کرتا چلا گیا اور قیامت تک کرتا چلا جائے گا جب تک یہ حقیقت آپ کے سامنے نہ ہو اس وقت تک آپ اپنے اخلاق پر اور اپنی طاقتوں پر خدا تعالی کی صفات کا رنگ نہیں چڑھا سکتے‘‘

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 636)

’’ بشاشت اور مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ بھائیوں سے ملاقات کرنا اور اس کے ساتھ قول احسن سے بات کرنا یہ ایسا حکم ہے کہ ہر وقت ہی لاگو ہے ۔‘‘

(انوار العلوم جلد دوم صفحہ 424)

روحانیت میں ترقی کا راز

’’ پس اے میرے عزیز بھائیو! جو مقامات قرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفہ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا کیونکہ اگر یہ دامن چھوٹا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوٹ جائے گا کیونکہ خلیفہ وقت اپنی ذات میں کوئی شے نہیں اسے جو مقام بھی حاصل ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا مقام ہے۔ نہ اس میں اپنی کوئی طاقت، نہ اس میں اپنا کوئی علم۔

پس اس شخص کو نہ دیکھو اس کرسی کو دیکھو جس پر خدا اور اس کے رسول نے اس شخص کو بٹھا دیا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا یہ جس خلافت راشدہ کے وقت میں جتنے زیادہ خلفاء اس دوسرے سلسلہ کے ہوں گے یعنی سلسلہ خلافت آئمہ کے جو مضبوتی کے ساتھ اس کے دامن کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور جن کے سینہ میں وہی دل جو خلیفہ وقت کے سینہ میں دھڑک رہا ہے، دھڑک رہا ہو گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ ان کو طاقت بخشتی رہے گی، آپ کے روحانی فیض سے وہ حصہ لیتے رہیں گے اتنا ہی زیادہ اسلام ترقی کرتا چلا جائے گا اور غالب رہتا چلا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اس کے فضلوں کو انسان حاصل کرتا چلا جائے گا لیکن جو شخص خلافت راشدہ کے دامن کو چھوڑتا اور خلافت راشدہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس شخص پر خدا تعالیٰ اپنی حقارت کی نظر ڈالتا ہے اور وہ اس کے غضب اور قہر کے نیچے آجاتا ہے

اللہ تعالیٰ ایسا سامان پیدا کرے کہ ہم میں استثنائی طور پر بھی کوئی ایسا بدقسمت پیدا نہ ہو‘‘

(خلافت و مجددیت پبلیشر صدر انجمن احمدیہ قادیان صفحہ 48، 49)

اپنے رب سے ڈرتے رہنا چاہیئے

’’ وہ بڑا ہی پیار کرنے والا، وہ بڑی ہی محبت کرنے والا رب ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے دن گزاریں اور جماعت کے اندر اتحاد اور اتفاق کو ہمیشہ قائم رکھیں اور اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہ کریں کہ سب بزرگیاں اور ساری’’ ولایت‘‘ خلافت راشدہ کے پاؤں کے نیچے ہے جو شخص اس سے باہر اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے اس کی دعائیں اگر قبول بھی ہوں تو وہ قبولیت اصطفا کی نہیں وہ قبولیت ابتلا اور امتحان کی ہے پس اپنے رب سے ڈرتے رہنا چاہیئے ‘‘

(تعمیر بیت اللہ کے 23 عظیم الشان مقاصد صفحہ 114)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

خلیفۂ وقت کے گرد گھومتا ہے اور عہدیدار اس کی نمائندگی میں ہر جگہ مقرر کئے گئے ہیں اپنے فرائض پورے کریں۔ خدا تعالیٰ سے ہمیشہ اس کا فضل مانگتے رہیں۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں۔ ذیلی تنظیمیں بھی، انصار بھی، لجنہ بھی، خدام بھی، ہر سطح پر فعّال ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد تنظیموں کے قیام کا یہ تھا کہ جماعت کا ہر طبقہ فعّال ہو جائے اور مختلف ذرائع سے جماعت کی ترقی کی کوشش ہوتی رہے اور افراد جماعت کے ہر طبقہ تک پہنچا جا سکے۔ عورتوں تک بھی، بچوں تک بھی، نوجوانوں تک بھی، بوڑھوں تک بھی تا کہ خلیفۂ وقت کو ہر ذریعہ سے خبر بھی پہنچتی رہے۔ اس بارے میں بھی اس کو علم ہوتا رہے کہ جماعت کی کیا حالت ہے۔ پس ہر عہدیدار جو ہے، وہ خدمت دین کو اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہوئے کرے اور ایک دوسرے سے تعاون بھی کریں۔ نظام جماعت صدران، امراء اور ذیلی تنظیموں کا بھی ایک دوسرے سے باہمی تعاون ہونا چاہئے۔ اگر یہ باہمی تعاون ہو اور تمام ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام بھی فعال ہو تو جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔

ایک بات یہ بھی ہر عہدیدار یاد رکھے کہ اگر کسی کے اپنے خلاف بھی شکایت ہو، کسی عہدیدار کے خلاف اس کو یا اس کے خلاف اس کو شکایت پہنچے یا اس کے خلاف کوئی اس کے سامنے بات کرے تو اس کو سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ عہدیداروں میں سب سے زیادہ برداشت ہونی چاہئے اور بات کرنے والے سے بدلہ لینے کی بجائے سب سے پہلے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے، اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کہیں میرے میں یہ برائی ہے تو نہیں۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے یا صحیح کہہ رہا ہے۔ یہ بات بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ضروری ہے۔

(خطبہ جمعہ 10 مارچ 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

قمرالدین

ایم ٹی اے کے فوائد و برکات

قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے پتا چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کا مقصد امت کی اصلاح اور اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنا ہے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کیلئے ضروری تھا کہ اس کے زمانہ میں رسل و رسائل اور پیغام رسانی کے ایسے وسائل میسر ہوں جن کے ذریعہ تیزی کے ساتھ ساری دنیا میں پیغام رسانی کا فریضہ سرانجام دیا جا سکے۔ چنانچہ قرآن کریم، بائبل اور احادیث نبویہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں آنے والے امام مہدی کے زمانہ میں پیغام رسانی کے جدید ذرائع میسر ہونگے اور امام مہدی کا پیغام پہنچانے کیلئے ان ذرائع سے استفادہ کیا جائے گا۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے:

وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ

(التکویر: 8)

ترجمہ اور جب (مختلف) نفوس جمع کئے جائیں گے۔

اس آیت میں رسل و رسائل اور سفر کی آسانیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں بعض ایسی چیزوں کی ایجاد عمل میں آجائیگی جن سے لوگ ایک دوسرے کے بالکل قریب ہو جائیں گے۔ مثلاً تار، ریڈیو، ڈاکخانہ، فون، ریل اور چھاپہ خانہ وغیرہ۔ قرآن کی یہ پیش گوئی حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں پوری ہو چکی ہے اور قدرت ثانیہ کے مظہر رابع حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں ایک نئے انداز اور نئی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور یہ نعمت خدا تعالیٰ نے MTA کی صورت میں جماعت احمدیہ کو عطا کی ہے۔

آسمان کی فضائیں مسخر کی جارہی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ MTA کی 24 گھنٹے کی نشریات کے آغاز کے موقع پر فرماتے ہیں:

’’یہ عالم گواہ ہے جو احمدیت کو اللہ کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ مسیح محمدی کے لئے آسمان کی فضائیں مسخر کی جائیں گی اور حضرت مسیح موعودؑ کے غلاموں کو آسمانی سفروں میں سب دنیا پر غالب کیا جائے گا۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل، 12 اپریل 1996ء)

عالمی بیعت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ MTA کے ذریعے پہلی تاریخی عالمی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’تاریخ عالم میں پہلا واقعہ ہے کہ کوئی بیعت لی جارہی ہو اور سارے عالم میں بیک وقت اس بیعت کے ساتھ زبانیں بھی متحرک ہوں اور دل بھی دھڑک رہے ہوں اور ایک آواز کے ساتھ اقرار کرنا ایک عجیب کیفیت دل میں پیدا کرتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی خدا کی تقدیر کا ایک اظہار تھا....یہ فرشتوں کی تحریک تھی کوئی اتفاقی خیال نہیں تھا۔‘‘

(روزنامہ الفضل 4 جنوری 1993ء)

سعید روحوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’ہم عاجز گنہگاروں اور کمزوروں کے سپرد اللہ تعالیٰ نے یہ کام کیا تھا کہ تمام دنیا کی قوموں کو امت واحدہ میں تبدیل کرو۔ ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی تھی کہ دنیا سے تمام سعید روحوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرو اور وہ ہاتھ حضرت اقدس محمد ﷺ کا ہاتھ ہے اس ہاتھ پر اکٹھا کرنے کیلئے ہماری مجبوریاں، ہماری بے کسیاں، ہماری بے بساطی حائل تھیں... مگر دیکھتے دیکھتے آسمان سے وہ تقدیریں نازل ہوئی ہیں جنہوں نے اس خواب کو آج ایک حقیقت میں تبدیل کر دیا ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی 1993ء)

اپنوں کی تربیت اور مخالفین اسلام کا دلائل سے منہ بند کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اس وقت ایم ٹی اے کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین اسلام کا ان دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دیئے۔ پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کیلئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔ جو ان مقاصد کو لے کر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد تھے۔ یعنی وہ کام جو آپؐ کے آقا و مُطاع حضرت محمد ﷺ نے کئے تھے اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے سپرد تھے۔‘‘

(خطبات مسرور، جلد 6 صفحہ 217)

ایم ٹی اے کے ذریعہ تبلیغ اسلام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تائیدات کے طور پر ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ بھی آپ کو مہیا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 420)

تمام ملکوں کی فضاؤں میں درود پاک کا پھیلنا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آج دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں مسیح محمدی کا پیغام نہیں پہنچ رہا۔ جہاں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے والے موجود نہیں۔ دنیا میں اس وقت ایم ٹی اے کے ذریعے سے ہر جگہ پیغام پہنچ رہا ہے اور جب ایم ٹی اے کے ذریعے درود پڑھا جاتا ہے تو دنیا کے ملکوں میں چاہے کوئی پڑھنے والا ہو نہ ہو، اس کی فضاؤں میں وہ درود بہر حال پھیل رہا ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 131 تا 132)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایم ٹی اے کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ (آمین)

ایڈیٹر کے نام خط

برادرم ابوسعید صاحب مدیر الفضل آن لائن لندن!

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم آپ کے شکر گزار ہیں آپ نے ہماری طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں محبت اور اخلاص سے بھرا ’’السلام علیکم‘‘ پیش کیا اور ساتھ ہی حضور پُرنور کی طرف سے ’’وعلیکم السلام‘‘ کا تحفہ بھی ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

آپ نے اپنے اخبار میں ’چھوٹی مگر سبق آموز بات‘ میں قلم کاروں کو دعوت دی ہے۔ ماشاء اللہ بہت اچھی پیش کش ہے۔ اس سے بہت ہی فائدہ بھی ہو رہا ہے لیکن دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ چھوٹی مگر سبق آموز بات بڑی اور لمبی بات میں تبدیل ہو رہی ہے بلکہ مضمون کی شکل اختیار کر رہی ہے جو نفس مضمون اور عنوان سے ہٹ کر ہے۔

دوسری ضروری بات جو میں نے صرف آپ کے اخبار میں دیکھی وہ یہ کہ بانیٔ الفضل حضرت مصلح موعودؓ نے صحافت اور اخبار کے رہنما خطوط اور اصول مرتب کئے ہیں ماشاء اللہ آپ اس کا پورا پورا خیال رکھ رہے ہیں۔ یہ بڑی اہم بات ہے اور آپ کے اخبار کی کامیابی کی ضامن ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں: ’’روزانہ اخبار تبھی چل سکتے ہیں جب وہ روزانہ ضرورتوں کو مہیا کریں۔ اسی طرح مضامین کے متعلق میں نے متواتر توجہ دلائی ہے کہ ان میں تنوع ہونا چاہیئے اور سارا اخبار ہی دینی مضامین سے نہیں بھر لینا چاہیئے۔ مگر اس طرف بھی توجہ نہیں کی جاتی ہم سارا دن نمازیں نہیں پڑھتے رہتے بلکہ اور بھی بیسیوں کام کرتے ہیں۔ تو سارے اخبار میں دینی مضامین ہی اگر ہوں تو وہ کب لوگوں کے لئے دلچسپی کا موجب بن سکتے ہیں قرآن کریم کو بھی دیکھ لو اس میں صرف خدا اور اس کے رسول کا ہی ذکر نہیں بلکہ کہیں پانیوں کا ذکر ہے، کہیں بادلوں کا ذکر ہے کہیں ہواؤں کا ذکر ہے، کہیں زمین کی حرکتوں کا ذکر ہے، کہیں حیوانات کا ذکر ہے کہیں لڑائیوں کا ذکر ہے، کہیں سیاست کا ذکر ہے غرض مختلف قسم کے اذکار اس میں پائے جاتے ہیں۔

...روزانہ اخبار کا کام بہت بڑا کام ہوتا ہے اور اسے وہی شخص برداشت کرسکتا ہے جو زندگی کی تمام لذتوں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے‘‘

(الفضل 16 نومبر 1960ء)

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی ساری ٹیم کو حضرت مصلح موعودؓ کے منشا کے مطابق خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محمد عمر تیماپوری کوآڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ انڈیا

فہرست عناوین برائے مضامین روزنامہ الفضل لندن آن لائن

بہت سے قارئین کرام، اپنے مؤقر اور پسندیدہ اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے لئے مضامین لکھنا چاہتے ہیں۔ وہ ادارہ سے عناوین کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ انفرادی طور پر ایسے قارئین کی رہنمائی کر دی جاتی ہے۔

یہاں حضرت مصلح موعودؓ کے درج ذیل ارشاد کی روشنی میں عناوین کی ایک فہرست بغرض رہنمائی دی جارہی ہے۔ قارئین کرام ان عناوین پر مضامین اور شعرائے کرام منظوم کلام درج ذیل ای میل پر بھیج سکتے ہیں:

info@alfazlonline.org

اگر قارئین کرام کے پاس ان عناوین میں سے کسی پر پُرانا لکھا ہوا مضمون موجود ہو اور وہ کسی اخبار یا جریدہ میں شائع نہ ہوا ہو تو وہ بھی اپنا مضمون بھجوا سکتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’سارا اخبار ہی دینی مضامین سے نہیں بھرنا چاہیے مگر اس طرف بھی کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر ہم سارا دن نمازیں نہیں پڑھتے رہتے بلکہ اور بھی بیسیوں کام کرتے ہیں تو سارے اخبار میں دینی مضامین ہی اگر ہوں تو وہ کب لوگوں کے لئے دلچسپی کا موجب بن سکتے ہیں۔ قرآن کریم کو بھی دیکھ لو اس میں صرف خدا اور اس کے رسولوں کا ہی ذکر نہیں بلکہ کہیں پانیوں کا ذکر ہے، کہیں بادلوں کا ذکر ہے، کہیں ہواؤں کا ذکر ہے، کہیں زمین کی حرکتوں کا ذکر ہے، کہیں حیوانات کا ذکر ہے، کہیں لڑائیوں کا ذکر ہے، کہیں سیاسیات کا ذکر ہے غرض مختلف قسم کے اذکار اس میں پائے جاتے ہیں مگر کیا الفضل قرآن سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے کہ اگر وہ علمی اور تاریخی اور اقتصادی اور صنعتی مضامین لکھے تو اس کی زبان صاف نہیں رہے گی۔ میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ مضامین میں تنوع پیدا کرو علمی اور تاریخی مضامین لکھو، مختلف عنوانات پر مختصر نوٹ لکھو اس طرح تعلیمی، صنعتی، مذہبی اور اقتصادی مضامین لکھو، مختلف اقوام میں جو رسوم پائی جاتی ہیں ان پر وقتاً فوقتاً روشنی ڈالو۔ غیر مذاہب کے حالات لکھو، دلچسپ خبریں شائع کرو اور ان کے دوران میں مذہبی مضامین بھی لکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری کونین شکر میں لپٹی ہوئی ہوگی اور ہر کوئی شوق سے اسے کھانے کے لئے تیار رہے گا۔‘‘

(بانی سلسلہ احمدیہ کوئی نیا دین نہیں لائے۔ انوار العلوم جلد 15 صفحہ 6,7)

فہرست عناوین برائے مضامین روزنامہ الفضل لندن آن لائن

(1) اللہ تعالیٰ

1۔ عباد الرحمٰن کی نشانیاں
2۔ تقویٰ کی باریک راہیں
3۔ ایمانیات
4۔ دعا۔ بندے کا اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذریعہ
5۔ صِبۡغَۃَ اللّٰہِ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبۡغَۃً
6۔ آ ؤ حسن یار (اللہ تعالیٰ) کی باتیں کریں
7۔ صفات باری تعالیٰ
8۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور شکر گزاری
9۔ ذکرِ الٰہی
10۔ قُربِ خداوندی کے ذرائع
11۔ توحید باری تعالیٰ
12۔ ہستی باری تعالیٰ کے دلائل (دہریت کے خلاف)
13۔ خدا کے قرب کی اہمیت
14۔ قدیم اقوام میں خدائے واحد کا تصور

(2) قرآن مجید

1۔ قرآن اور سائنس
2۔ قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت
3۔ قرآن کریم کے اقتداری معجزے
4۔ امثال القرآن اور ان کا اقوام پر اطلاق
5۔ حفظِ قرآن کی اہمیت
6۔ مختلف تراجم قرآن کا تعارف
7۔ جماعتِ احمدیہ اور خدمتِ قرآن
8۔ قرآن مجید سے علوم مروجہ کا ثبوت
9۔ قرآنی تعلیمات کا صحف سابقہ کی تعلیمات سے موازنہ
10۔ فِیۡہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ

(3) اسلام

1۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ اخلاق ہے
2۔ ذرائع ابلاغ اور تبلیغ اسلام
3۔ روحانی اور جسمانی ترقی کے ذرائع
4۔ اعلیٰ روحانی مدارج حاصل کرنے کے ذرائع
5۔ عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
6۔ رشتہ کرنے کے اصول
7۔ انفاق فی سبیل اللہ
8۔ یوم آخرت پر ایمان
9۔ معاشرتی آداب
10۔ شوریٰ ایک اسلامی نظام
11۔ قوتِ برداشت اور وسعتِ حوصلہ کی اہمیت
12۔ عفو و درگزر
13۔ شادی بیاہ اور اسلامی تعلیمات
14۔ غیبت (چغلی)
15۔ اسلامی پردہ
16۔ زکوٰۃ کی افادیت
17۔ مسابقت فی الخیرات
18۔ اسلامی اصطلاحات کا استعمال
19۔ الخلق عیال اللہ
20۔ حسنِ معاشرت
21۔ اسلامی اخلاق (اخلاقِ حسنہ)
22۔ اخلاقِ سیئہ
23۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر
24۔ علم حاصل کرنے کی فضیلت
25۔ احترامِ آدمیت
26۔ میانہ روی اور متوازن زندگی
27۔ تعاونوا علی البر (نیکی میں معاونت)
28۔ ایفائے عہد
29۔ امانت و دیانت کی فضیلت
30۔ حسنِ کردار
31۔ ارکانِ ایمان و ارکانِ اسلام
32۔ نماز (طریقہ، اہمیت، باجماعت)
33۔ عید الاضحیٰ (قربانی کے مسائل)
34۔ عید الفطر
35۔ بچہ کی پیدائش پر اسلامی تعلیمات (اذان، عقیقہ، گڑتی)
36۔ خود احتسابی
37۔ اَفشوا السلام
38۔ اصلاحِ نفس
39۔ جہاد کا فلسفہ، قلمی جہاد
40۔ درود شریف
41۔ آدابِ مجلس
42۔ باہمی لین دین اور اسلامی تعلیمات
43۔ تعارف مجددین
44۔ سود ایک لعنت
45۔ اسلامی سزاؤں کا فلسفہ

(4) رمضان

1۔ ماہِ رمضان کی برکات
2۔ رمضان میں احمدی کی ذمہ داریاں
3۔ رمضان اور قرآن
4۔ رمضان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ
5۔ ماہِ رمضان کی برکات اور جماعت احمدیہ
6۔ رمضان کے حوالہ سے مختلف مضامین
7۔ رمضان کی فضیلت از تحریرات حضرت اقدس مسیح موعودؑ
8۔ دیگر مذاہب میں روزے کا تصور اور طریق

(5) انبیاء علیہم السلام

1۔مختلف انبیاء کے سوانح حیات

2۔ انبیاء کے مخالفین کا انجام

3۔انبیاء پر ایمان لانے والوں پر خدا کے افضال

(6) سابقہ اقوام

1۔اقوامِ گزشتہ کا تعارف

2۔ نافرمانی کرنے والی اقوام کا انجام

3۔ارضِ مقدس اور سابقہ اقوام

(7)سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

1۔نُصرت بالرُعب

2۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے مختلف پہلو (سربراہ، مبلغ، خاوند، باپ، میاں)

3۔میرا آقا عظیم تر ہے

4۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت و بندگی

5۔ عشقِ محمد ربہ

6۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو۔ ہر پہلو کی تفصیل

7۔ کتب سیرت النبی ﷺ کا تعارف

8۔محسن انسانیت

9۔محسن انسانیت غیروں کی نظر میں

10۔ آنحضرت ﷺ کا ذکر کتب سابقہ میں

(8) حدیث

1۔ حدیث کی افادیت

2۔ حدیث کا مقام

3۔ جماعتِ احمدیہ میں سنت و حدیث کا تعارف

4۔ کتب احادیث کا تعارف

(9)خلفائے راشدین

1۔ خلفاء کا تعارف و سیرۃ

2۔ خلفاء کی قربانیاں

3۔ ادوارِ خلافت

4۔ خلفائے راشدین کا مقام و مرتبہ از تحریرات حضرت مسیح موعودؑ

(10) صحابہ رضی اللہ عنہم

1۔ امہات المؤمنین کا تعارف

2۔ تعارف صحابہ رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنھن

3۔مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنھن (شجاعت، مالی خدمات، قربانیاں، سخاوت، دینی غیرت، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، عشق خدا، عبادات)

(11) حضرت مسیح موعود علیہ السلام

1۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عشقِ الٰہی

2۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر واقعات عالم کی گواہی

3۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام

4۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم کارنامہ۔ احیائے اسلام

5۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دنیا پر احسانات

6۔قرآن مجید میں مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر

7۔ مسیح موعود علیہ السلام اور کسر صلیب

8۔اِسمہ اَحمد کا مصداق

9۔ انا المسیح الموعود مثیلہ و خلیفتہ

10۔ انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ

11۔ بانی احمدیت کی عظیم الشان علمی فتح (عربی زبان کے ام الالسنہ کا اعتراف)

12۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول

13۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاندار اسلامی خدمات کا اعتراف

14۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

15۔ جو مسیح آنا تھا وہ آچکا

16۔ چودہویں صدی کے مجدد کو ماننا کیوں ضروری ہے

17۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ قرآن

18۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوستوں اور دشمنوں سے حسن سلوک

19۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت

20۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ

21۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے مصلح ہیں

22۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نصرت الٰہی

23۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان معجزہ (فصاحت وبلاغت)

24۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عزم و استقلال

25۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین مقدس انگوٹھیاں

26۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جدید علم کلام اور اس کے وسیع اثرات

27۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تقسیم مال

28۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علم طب

29۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر ایمان لانا ضروری ہے

30۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد

31۔مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

32۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک

33۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصانیف اور ان کی برکات

34۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیتِ دعا

35۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اصلاحِ خلق

36۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں آسمانی نشانات

37۔ تعارف روحانی خزائن

38۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبادات

39۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے

40۔ کتب سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف

41۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈھیں گے

42۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء

43۔حضرت مسیح موعودؑ کے معاندین کا عبرت ناک انجام

44۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف اور مختصر خلاصہ

45۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پوری ہونے والی عظیم الشان پیشگوئیاں

(12) صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

1۔ سیرۃ و سوانح

2۔صحابہ کے اطاعت کے نمونے

3۔صحابہؓ کی حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں روایات

(13)احمدیت (حقیقی اسلام)

1۔احمدیت کے ذریعہ پیدا ہونے والا روحانی انقلاب

2۔ الفضل (تاریخ و مختلف مراحل، اہمیت و برکات)

3۔ احمدیت کی ترقی کا راز اطاعت امام میں مضمر ہے

4۔ احمدیت محمدیت کا ہی عکس ہے

5۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

6۔ اسلام اور احمدیت کی امتیازی شان

7۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے

8۔ اشاعتِ اسلام کا واحد ذریعہ احمدیت ہے

9۔ ایک احمدی کی زندگی کا مقصد اور اس کی ذمہ داریاں

10۔ احمدی اور حج بیت اللہ

11۔ جہاد فی الاسلام اور جماعت احمدیہ

12۔ جماعت احمدیہ کی دینی خدمات

13۔ جماعت احمدیہ اور جذبہ ایثار و استقلال

14۔ جماعت احمدیہ کا جہاد تبلیغ اور دعا ہے

15۔ جماعت حمدیہ کے اخبارات و رسائل

16۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ قرآنِ کریم کی وسیع اشاعت

17۔جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبہ اسلام کی عظیم الشان مہم

18۔سلسلہ احمدیہ منہاج نبوت پر قائم ہے

19۔فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور جماعت احمدیہ

20۔موجودہ حالات اور ہماری جماعتی ذمہ داریاں

21۔نشر و اشاعت اور ہماری ذمہ داریاں

22۔نظام کی اہمیت اور اس کی برکات

23۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت

24۔ احمدی نوجوان اپنے اندر خدمت دین کی تڑپ پیدا کریں

25۔ احمدی نوجوانوں کے فرائض اور ذمہ داریاں

26۔خدمتِ خلق کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کی قابلِ قدر مساعی

27۔مختلف ممالک میں جماعتِ احمدیہ کا قیام اور تعارف

28۔مختلف ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ

29۔مختلف ممالک میں احباب کی مالی قربانیاں، عبادات، اطاعت

30۔جماعتی چندوں کا تعارف

31۔ نظامِ وصیت

32۔ لوائے احمدیت

33۔ ذیلی تنظیموں کا تعارف، نظام (ذمہ داریاں)

34۔ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں

35۔ قیامِ مساجد اور احمدیت

(14) خلافتِ احمدیہ

1۔ برکاتِ خلافت
2۔ خلافت روحانی ترقیات کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے
3۔ احمدیت کی ترقی خلافت سے ہی وابستہ ہے
4۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور خلافت کا قیام
5۔ اسلام میں اطاعت خلافت کی اہمیت
6۔ خلافت احمدیہ اور غیر مبائعین
7۔ خلافت وحدت قومی کی جان
8۔ خلیفہ خدا بناتا ہے
9۔ سلسلہ خلافت قیامت تک جاری رہے گا
10۔ قدرتِ ثانیہ سے مراد خلفاء کا سلسلہ ہے
11۔ مقامِ خلافت کی اہمیت
12۔ خلافت احمدیہ منہاجِ نبوت پر قائم ہے
13۔ بشارات ربانیہ
14۔ انتخاب خلافت کا طریق

(15) خلفائے احمدیت

1۔ سیرۃ و سوانح اور کارنامہ ہائے خلفائے احمدیت
2۔ پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تمام 52 علامات کا تعارف
3۔ پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق الٰہی بشارات
4۔ بشیر اول کے آنے کی چار حکمتیں
5۔ اولوا العزم محمود
6۔ پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پس منظر
7۔ پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور جماعت احمدیہ کا مستقبل
8۔ زمین کے کناروں تک شہرت پانے والا موعود
9۔ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا
10۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا
11۔ کتب خلفاء کا تعارف
12۔ خلفائے سلسلہ کی قبولیت دعا کے معجزات
13۔ دنیا کے مختلف ممالک کے ایوانوں میں خلفائے سلسلہ کے خطابات کا خلاصہ
14۔ خلفائے احمدیت اور ان کی تحریکات
15۔ خلفائے احمدیت کی حسین یادیں

(16) تحریکِ جدید

1۔ تحریکِ جدید کی غرض وغایت اور اس کی اہمیت
2۔ تحریکِ جدید کے تمام مطالبات اور اس کا تعارف
3۔ تحریکِ جدید کی برکات
4۔ تحریکِ جدید اور خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں
5۔ تعلیم یافتہ مخلص نوجوان خدمت دین کے لیے اپنی زندگیاں وقف کریں
6۔ دفاتر تحریکِ جدید کا تعارف
7۔ دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیت کے نفوذ کا ایمان افروز تذکرہ

(17) وقفِ جدید

1۔ وقفِ جدید کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت
2۔ وقفِ جدید کا ایک اہم مطالبہ۔ سادہ زندگی
3۔ وقفِ جدید کی برکات
4۔ وقفِ جدید اور خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں
5۔ تعلیم یافتہ مخلص نوجوان خدمت دین کے لیے اپنی زندگیاں وقف کریں
6۔ دفاتر وقفِ جدید کا تعارف

(18) جدید ایجادات

1۔ جدید ایجادات کا مثبت استعمال
2۔ کمپیوٹر
3۔ انٹرنیٹ کا صحیح استعمال و نقصانات
4۔ جدید ایجادات حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل
5۔ جدید ایجادات اور خدمت بنی نوع انسان
6۔ مختلف سائنس دانوں کا تعارف
7۔ اسلامی سائنسدانوں اور موجدین کا تعارف

(19) تراجم قرآن

مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم کا تعارف

(20) تربیتی اور اخلاقی مضامین

1۔ احمدی نوجوان کی ذمہ داریاں
2۔ اصلاحی پروگرامز
3۔ تربیت اولاد کے متعلق مضامین
4۔ جماعتی اتحاد کی اہمیت
5۔ رشتہ ناطہ کے بارہ میں جماعتی تعلیمات
6۔ دورِ جدید میں دین کو دنیا پر کیسے مقدم رکھیں
7۔ دجال کے اثرات سے کیسے بچیں
8۔ بیواؤں، یتامٰی سے حسنِ سلوک
9۔ مجالس علم و عرفان
10۔ خلوصِ نیت اور حسنِ ارادہ
11۔ نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
12۔ انسانی اعضاء کا برمحل استعمال
13۔ میں اقوال کی نسبت اعمال پسند کرتا ہوں (حضرت خلیفۃ المسیح الاول)
14۔ کردار کا غازی
15۔ سید القوم خادمھم
16۔ مجالس کے آداب
17۔ حقوق العباد
18۔ جماعتی اجلاسات میں شمولیت کی برکات (واقعات وغیرہ)
19۔ تیمار داری، تعزیت
20۔ صلہ رحمی، ماں باپ کی خدمت۔ بزرگوں کا ادب
21۔ پردہ پوشی، چشم پوشی، سچائی کی اہمیت و برکات
22۔ لغو گوئی، زبان کی حفاظت
23۔ جھوٹی گواہی
24۔ افشائے راز کی مذمت
25۔ اپریل فول، ویلنٹائن ڈے، مدرز ڈے، فادرز ڈے، (دیگر عالمی دن)
26 مساجد کے آداب، معاشرتی آداب، آدابِ زندگی
27۔ تلقین عمل
28۔ راستے کے حقوق
29۔ جماعتی عہدیداران کے فرائض
30۔ قومی ترقی میں اخلاق و کردار کی اہمیت
31۔ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی
32۔ سلسلہ کے کارکنان کی صفات
33۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
34۔ نرم زبان کا استعمال
35۔ افواہ سازی
36۔ شعائر اللہ کا احترام
37۔ رزق حلال
38۔ بے روزگاری ایک لعنت
39۔ وسعت حوصلہ
40۔ ایفائے عہد
41۔ پانچ بنیادی اخلاق
42۔ بد رسومات کے خلاف جہاد

(21) واقفین زندگی

1۔ حالات و واقعات، برکات
2۔ اپنے خاندان کے واقفین کا تعارف
3۔ واقفین کی قربانیاں
4۔ میدان عمل میں شہید ہونے والے واقفین کا ذکر خیر

(22) علمی مضامین

1۔ جنات کے متعلق اسلامی نظریہ
2۔ روحانی تربیت کے لیے استقلال کی ضرورت
3۔ ہمارا نصب العین
4۔ ہمیں علم کے میدان میں بھی امتیازی شان پیدا کرنی چاہیے
5۔ تصوف، علم الکلام
6۔ ٹیکسٹائل انڈسٹری
7۔ دورِ جدید کی ایجادات (بحری جہاز، ہوائی جہاز، کار، موٹر سائیکل)
8۔ تیز ترین ذرائع کا تعارف
9۔ شہد کی مکھی
10۔ وحی و الہام
11۔ فیضانِ ختم نبوت، مختلف فقہی مسائل
12۔ بیت الخلاء جانے کے متعلق ہدایات
13۔ نیٹ پر اخبارات پڑھنے کی اہمیت
14۔ آخری زمانے کے فتنے اور ان کا حل
15۔ اختلافی مسائل (کسوف وخسوف حیاتِ مسیح، وفاتِ مسیح، ختم نبوت وغیرہ)
16۔ امتِ محمدیہ اور امتی نبی

17۔ کتبِ احادیث

18۔ کتبِ فقہ

19۔ کتبِ تاریخ

20۔ محمد ہست برہانِ محمد

21۔ مختلف زبانوں کا تعارف

22۔ قرض کے بارہ میں تعلیمات

23۔ تاریخی و مقدس مقامات کا تعارف

24۔ طلبہ کو کن علوم کی طرف راغب ہونا چاہیے

(23) سائنسی مضامین

1۔ مختلف علوم کا تعارف، فزکس، بیالوجی، کیمسٹری وغیرہ (مسلمانوں کی خدمات

2۔ انجینئرنگ (شعبوں کا تعارف)، نقشہ نویسی

(24) جلسہ سالانہ

1۔ جلسہ سالانہ کی اہمیت (اقوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء)

2۔ مختلف ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ

(25) ذکرِ خیر

1۔ جماعت کے بزرگان کا تعارف، شہداء احمدیت، اہم ملکی و عالمی خدمات بجا لانے والے احمدی احباب

2۔ یادگارِ رفتگان

3۔ خاندان کے قابلِ ذکر خدمات کرنے والے احباب

4۔ خاندان کے صحابہ کرامؓ کا تعارف

5۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ کا تعارف، قربانیاں، واقعات، خدا کے فضل (خاندان)

(26) دعا

1۔ قبولیتِ دعا کے واقعات (خلفاء اور دیگر احبابِ جماعت)

(27) ایم۔ٹی۔اے

1۔ تعارف، اجراء، برکات، اہمیت

2۔ ایم ٹی اے کے پروگرامز سے ہم کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

(28) تاریخ

1۔ قمری مہینوں کا تعارف

2۔ شمسی اور شمسی ہجری مہینوں کا تعارف

3۔ کیلنڈر کی تاریخ اور دنیا کے کیلنڈروں کا تعارف

4۔ اسلامی مہینوں کی روشنی میں دورِ نبوی میں ہونے والے واقعات

(29) طب

1۔ طبی مضامین (نسخے، ٹوٹکے پرہیز وغیرہ)

2۔ الشفاء للناس

3۔ صحت کے حوالہ سے مضامین

4۔ خلفاء اور حکماء کے نسخے

6۔ ہومیوپیتھی

7۔ انسانی اعضاء کا تعارف

8۔ ہومیوپیتھی کی ادویات کا تعارف بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

9۔ معالجِ حقیقی خدا تعالیٰ ہے

(30) کائنات

1۔ گلیکسیز کا تعارف

2۔ پانی کے بچاؤ کے طریق

3۔ روحانی و مادی پانی انسانی زندگی کی بقا کے لئے ضروری ہے

4۔ حواسِ خمسہ کی اہمیت

(31) انجینئرنگ

1۔ انجینئرنگ کے شعبوں کا تعارف

2۔ کس طرح چھوٹے چھوٹے شعبوں کو اپنایا جا سکتا ہے

3۔ مکانات کے نقشے

4۔ چھوٹا کاروبار شروع کرتے وقت کن امور کو مدنظر رکھا جائے۔

5۔ مختلف ممالک میں تخلیقی انجینئرنگ کے شاہکار نمونے

(ابوسعید)

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

(سنن نسائی، کتاب الاستعاذة، الاستعاذة من العجز حدیث:5460)

ترجمہ: اے اللہ! میں نکمے پن، کاہلی، کنجوسی، بزدلی، شدید بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاکیزہ فرما تو ہی بہترین پاکیزہ فرمانے والا ہے۔ تو ہی اس کا مددگار اور مالک ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ کا طلب گار ہوں اس دل سے جو تیرے سامنے خشوع نہ کرے، اس نفس سے جو سیر نہ ہو، اس علم سے جو مفید نہ ہو اور دعا سے جو قبول نہ ہو۔

یہ سید و مولیٰ، مقدس الانبیاء، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی حصول تقویٰ کی پیاری دعا ہے۔

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا:

میں تمہیں وہی دعا سکھلاؤں گا جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ یہ دعا سکھاتے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

متقی بنو۔ سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکرگزار سمجھے جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو، حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ اچھے پڑوسی بنو سچے مسلمان کہلاؤ گے۔ کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

(قشیریہ باب القناعۃ صفحہ 8)

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ابو حمزہ ظفر

سورج کو دیکھنے پر چھینک کیوں آتی ہے؟

آپ میں سے کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہوگا کہ وہ جب اندھیرے یا کم روشنی سے کھلی دھوپ میں آتے ہیں تو انہیں چھینک آجاتی ہے۔ایسے افراد کو Sun Sneezer کہا جاتا ہے۔اس عمل کو Photic Sneeze Refelex بھی کہتے ہیں۔قریب ایک ہزار سال قبل لوگوں نے اس عمل کو نوٹس کرنا شروع کیا۔معروف یونانی فلسفی ارسطو بھی Sun Sneezer تھا۔اپنی ایک کتاب میں وہ یہ سوال کرتا ہے کہ لوگ سورج کو دیکھنے پر چھینک کیوں مارتے ہیں؟ پھر خود ہی اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ سورج سے آنے والی تپش ناک کے اندرونی حصہ میں پسینہ کا سبب بنتی ہے۔ چنانچہ اس کے ردعمل میں چھینک آتی ہے کہ تا کہ اس پسینے سے چھٹکارا ملے۔ لیکن چند دھائیوں بعد سر فرانسس بیکن نے اس خیال کو رد کرتے ہوئے کہا کہ سورج کو دیکھنے پر چھینک آنے کی وجہ یہ نہیں ہے کیونکہ آنکھیں بند کرکے سورج کی طرف دیکھنے پر چھینک نہیں آتی۔ پھر اس کی وجہ کیا ہے؟ فرانسس بیکن بیان کرتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تیز روشنی کا سامنا ہونے پر ہماری آنکھوں سے پانی نکلتا ہے جس کا کچھ حصہ ناک میں پہنچنے پر ہمیں چھینک آتی ہے۔لیکن اس تھیوری میں بھی سقم تھا، کیونکہ آنکھ سے پانی کا اخراج بذات خود ایک بہت سست عمل ہے جو چھینک جیسے تیز عمل کو انجام نہیں دے سکتا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ Photic Sneeze Refelex انسانوں میں ارتقائی عمل کے دوران تب ہوا جب وہ اندھیری غاروں میں بودوباش رکھتے تھے۔ چھینک کے دوران جو ہوا اور پانی کے ذرات خارج ہوتے ہیں ان میں کئی بیماریوں کے وائرس اور بیکٹریا وغیرہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ چھینک بیماری پھیلانے کا باعث بھی بن سکتی ہے اگر چھینکتے وقت منہ اور ناک کو صحیح طریقے سے نا ڈھانپا جائے۔

جب انسان تاریک اور نمی والی غاروں میں رہتے اور چھینکتے تھے اور خارج ہونے والے وائرس غار کی دیواروں اور فرش پر کئی ہفتوں تک زندہ رہ کر دوسرے انسان کو متاثر کر سکتے تھے۔ اس کے مقابل پر کھلی ہوا میں چھینکنے پر وائرس دھوپ اور گرمی کے باعث جلد ختم ہوجاتے ہیں اور ان سے

دوسرے انسانوں کے متاثر ہونے کا خطرہ بہت کم ہوتا ہے۔اس لیے وقت کے ساتھ نوع انسانی میں یہ تبدیلی پیدا ہوئی کہ کھلی ہوا میں چھینکیں اور سورج کی گرمی سے وائرس اور بیماریاں پھیلانے والے جراثیم ختم ہوجائیں۔

1960ء میں کی گئی تحقیق میں پتہ چلا کہ Photic Sneeze Refelex موروثی بھی ہوسکتی ہے۔ تحقیق میں ایک Sun Sneezer شخص پر تجربہ کیا گیا، جب وہ تیز روشنی میں آتا تو دوبار چھینکتا تھا، اسی طرح اس کی چار ہفتوں کی بیٹی کو بھی اندھیرے سے سورج کی تیز روشنی میں لایا جاتا تو وہ بھی اپنے والد کی طرح دوبار چھینکتی تھی۔

1980ء تک یہ واضح ہوچکا تھا کہ تیز روشنی کو دیکھنے سے چھینک کا آنا Autosomal Dominant کے باعث ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ایک انسان میں پائی جانے والی خصلتیں اپنے والدین کی جینز کی کاپی ہوتی ہیں۔لیکن جب کافی سارے لوگوں پر اس معاملہ میں تحقیق کی گئی تو یہ بات سامنے آئی کہ صرف 18 سے 35 فیصد افراد ہی Sun Sneezer ہوتے ہیں۔ بعد ازاں اس خیال کو بھی رد کرنا پڑا کہ Sun Sneezer ہونا کسی ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے کیونکہ Sun Sneezer ہونے کا کوئی فائدہ یا نقصان سامنے نہیں آیا۔ تحقیق یہی ظاہر کرتی ہے کہ جینز ہی Photic Sneeze Refelex کا باعث ہیں جو کہ دوسرا کروموسوم ہے۔ یہ انسانی ڈی این اے میں صرف ایک حرف کی تبدیلی کے باعث ہے۔ Sun Sneezer افراد کے دوسرے کروموسوم میں ایک C ہوتا ہے جبکہ جو لوگ Sun Sneezer نہیں ہوتے ان کے ڈی این اے میں C کی جگہ پر T ہے۔ یہ بات تب سامنے آئی جب 2010ء میں 10000 افراد سے ایک آن لائن سروے میں پوچھا گیا کہ وہ Sun Sneezer ہیں یا نہیں۔ اور ان کے ڈی این اے کو پرکھا گیا۔ تمام Sun Sneezer میں ایک بات مشترک تھی اور وہ تھا ان کے ڈی این اے میں T کا موجود ہونا۔ یہ تو واضح ہوگیا کہ یہ سب ڈی این اے میں موجود صرف ایک حرف کی کارستانی ہے کہ لیکن ایسا ہوا کیوں اس بارے میں ابھی صرف قیاس آرائیاں ہی کی جاتی ہیں۔اب اگر آپ کو دھوپ میں چھینک آئے تو جان لیں کہ اس کی وجہ آپ کے ڈی این اے میں موجود C ہے، جو سو میں سے اوسطاً اٹھارہ افراد میں ہوتا ہے اور آپ ان اٹھارہ افراد میں سے ایک ہیں۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

سنت سے محبت کا انعام

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! اگر تو یہ کرسکتا ہے کہ اس حال میں صبح وشام کرے کہ تیرے دل میں کسی کی بدخواہی (کینہ) نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ پھر فرمایا کہ اے میرے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کی سنت زندہ کرتے ہوئے اس پر عمل کی توفیق بخشے۔آمین۔

مرسلہ: ناصرہ احمد۔کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

11 ستمبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:50	18:27
مدینہ منورہ	04:48	18:30
قادیان	04:47	18:40
ربوہ	04:27	18:20
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:02	19:26